رجب کی 27 تاریخ کو روزہ رکھنے کا ثبوت

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3568

تاریخ اجراء: 16 شعبان المعظم 1446ھ / 15 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

رجب کی 27 تاریخ کو روزہ رکھنا کس حدیث سے ثابت ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ستائیس رجب کا روزہ رکھنا درج ذیل طریقوں سے ثابت:

(1) صحیح مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہمیشہ روزہ دار رہتے تھے، جس وجہ سے پورے رجب کے بھی روزے رکھتے تھے، ان کے حوالے سے حضرت اسماء رضی اللہ تعالی عنہا تک غلط افواہ پہنچی کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ پورے رجب کے روزے رکھنے کو حرام کہتے ہیں، آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے ان کے پاس کسی کو بھیج کر پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ جو خود ہمیشہ روزے رکھتا ہے تو وہ سارے رجب کے روزوں کو کیسے حرام کہہ سکتا ہے۔ پس جب پورے رجب کے روزے رکھنا ثابت ہے تو اس میں ستائیس رجب بھی شامل ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ہے "أرسلتني أسماء إلى عبد الله بن عمر، فقالت: بلغني أنك تحرم أشياء ثلاثة:۔۔۔ وصوم رجب كله، فقال لي عبد الله: أما ما ذكرت من رجب فكيف بمن يصوم الأبد؟" ترجمہ: (راوی کہتے ہیں:) مجھے حضرت اسماء نے حضرت عبد اللہ بن عمر کے پاس بھیجا انہوں نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں، جن میں سے ایک سارے رجب کے روزے ہیں، اس پر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھے فرمایا: جہاں تک رجب کے روزوں کی بات ہے تو جو ہمیشہ روزے رکھتا ہو وہ کیسے سارے رجب کے روزے حرام کہہ سکتا ہے؟۔ (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، ج 03، ص 1641، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(2)شعب الایمان میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "في رجب يوم وليلة من صام ذلك اليوم، وقام تلك الليلة كان كمن صام من الدهر مائة سنة، وقام مائة سنة وهو ثلاث بقين من رجب۔۔۔وروي ذلك بإسناد آخر أضعف من هذا" یعنی: رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے، سو برس کی شب بیداری کی اور یہ رَجب کی ستائیس تاریخ ہے۔ یہ حدیث دوسری اسناد کے ساتھ بھی مروی ہے جو اس سند سے زیادہ ضعیف ہیں۔ (شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 345، حدیث نمبر 3530، مکتبۃ الرشد، ہند)

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ حدیث ضعیف ہے تو یاد رہے کہ:

اولاً: یہ روایت کئی اسانید سے مروی ہے، جیسا کہ شعب الایمان کی اوپر ذکر کردہ عبارت کے آخر میں موجود ہے، اور مختلف سندیں مل کر روایت کو تقویت دیتی ہیں۔ حضرت علامہ مولانا ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الادب فی رجب میں فرماتے ہیں: "وقد جاء فی فضائل صومہ **احادیث ضعیفة تصیر بکثرة طرقھا قویة مع** ان الاحادیث الضعیفة الاحوال معتبرة فی فضائل الاعمال" ترجمہ: اور تحقیق رجب کے فضائل کے بارے میں احادیث ضعیفہ وارد ہیں، کثرت طرق کی وجہ سے وہ قوی ہوگئی ہیں باوجودیکہ احادیث ضعیفہ فضائل اعمال میں معتبر ہیں۔ (الادب فی رجب، صفحہ 30، المکتب الاسلامی، دار عمار، بیروت)

ثانیاً: محدثین کرام نے صراحت فرمائی ہے کہ فضائل کے باب میں ضعیف حدیث معتبر ہے۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں ہے "وھو یعمل بہ فی فضائل الاعمال اتفاقا" ترجمہ: اور بالاتفاق ضعیف حدیث پر فضائل اعمال میں عمل کیا جائے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 2، صفحہ 806، دار الفکر، بیروت)

اسی کتاب کے ایک دوسرے مقام پر ہے: "اجمعوا علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال" ترجمہ: فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے جواز پر علمائے کرام کا اجماع ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 3، صفحہ 895، دار الفکر، بیروت)

شرح مسند ابی حنیفہ میں ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: "باسناد ضعیف لکنہ قوی حیث یعمل بہ فی فضائل الاعمال" ترجمہ: اسناد ضعیفہ کے ساتھ مروی

ہے، لیکن اس کے باوجود قوی ہے کہ اس پر فضائل اعمال میں عمل کیا جارہاہے۔(شرح مسند ابی حنیفہ، جلد1، صفحہ26، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں:"اور فضائلِ اعمال میں حدیث ضعیف باجماعِ ائمہ مقبول ہے۔"(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ649، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

(3)رجب المرجب کے روزوں کے متعلق صحیح حدیث بھی موجود ہے، جس سے مطلقا رجب کے روزوں کا ثبوت ہوتاہے، اور مطلق میں 27رجب بھی شامل ہے۔ صحیح مسلم شریف، مصنف ابن ابی شیبہ، جلد2، صفحہ344، حدیث نمبر9748، امالی ابن بشران، جلد1، صفحہ253، میں شرط مسلم پر سند صحیح کے ساتھ حدیث پاک مروی ہے، و اللفظ للاول:"عثمان بن حکیم الانصاری، قال: سالت سعید بن جبیر عن صوم رجب ونحن یومئذ فی رجب فقال: سمعت ابن عباس رضی اللہ عنھما، یقول:"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول: لا یفطر، ویفطر حتی نقول:"لا یصوم"ترجمہ: عثمان بن حکیم الانصاری فرماتے ہیں، میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے رجب کے روزے کے بارے میں سوال کیا اور اس وقت رجب کا مہینا تھا، تو انہوں نے فرمایا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنھما کو فرماتے سنا: فرمارہے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے رکھتے، یہاں تک کہ ہم کہتے کہ افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے، یہاں تک کہ ہم کہتے: روزہ نہیں رکھیں گے۔(صحیح مسلم، کتاب الصیام، جلد2، صفحہ811، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

(4):رجب المرجب حرمت والے مہینوں میں سے ہے اور حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھنے کی ترغیب حدیث پاک میں موجود ہے اور 27رجب بھی اس کے عموم میں شامل ہے۔

علامہ نووی علیہ الرحمۃ شرح مسلم میں تحریر فرماتے ہیں:"وفي سنن أبي داود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ندب إلى الصوم من الأشهر الحرم ورجب أحدها"ترجمہ: اور سنن ابوداود میں ہے کہ اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے حرمت والے مہینوں کا روزہ رکھنے کو مستحب قرار دیاہے اور رجب حرمت والے مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔(المنھاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، ج08، ص39، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

(5):یہ نفلی روزے ہیں اور نفلی روزں کے فضائل احادیث میں موجود ہیں تو وہ عمومی فضائل ان کو بھی شامل ہیں۔

مسند ابی یعلی میں ہے" عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو أن رجلا صام يوما تطوعا، ثم أعطي ملء الأرض ذهبا لم يستوف ثوابه دون يوم الحساب "ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اسے دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہو گا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (مسند ابی یعلی، رقم الحدیث 6130، ج10، ص512، دار المأمون، دمشق)

(6): جب تک شریعت مطہرہ میں کسی بھی کام سے ممانعت وارد نہ ہو اس کام کا کرنا جائز ہوتا ہے، صدہا مسائل ایسے ہیں جن کے بارے میں کوئی حدیث موجود نہیں لیکن ان کا کرنا جائز ہے، اور رجب المرجب کے روزں کے فضائل میں تو احادیث موجود ہیں۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــٴَـلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْــٴَـلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اُتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی اللہ انہیں معاف فرما چکا ہے۔ (پارہ 7، سورۃ المائدہ، آیت 101)

صدر الافاضل حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: "اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس اَمر کی شرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا، حرام وہ ہے جس کو اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے تو کلفت میں نہ پڑو۔" (خزائن العرفان، ص239، مکتبۃ المدینہ)

حدیثِ پاک میں ہے: "الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفی عنہ" ترجمہ: حلال وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمادیا اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمادیا اور جس پر خاموشی فرمائی وہ معاف ہے۔ (ترمذی، جلد4، صفحہ220، حدیث: 1726، الناشر: مصر)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net